قے کرنے سے
روزہ
ٹوٹنے کی صورت
تصنیف و تالیف
محمد مقصود عالم فرحت ضیائی
خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر مفتی اعظم کرناٹک حضور الماس ملت صدر مفتی و قاضی فیفر ازھر دار الافتاء و القضاء سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ
ھاسپیٹ وجئے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش قاضی چتر درگہ شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ للبنات ھاسپیٹ کرناٹک الھند
ناشر۔
جماعت رضائے مصطفیٰ ھاسپیٹ وجئے نگر وڈو کمپلی بلاری
کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش الھند
JAMAT RAZA-E-MUSTAFA
جماعت رضائے مصطفیٰ
FOUNDED 1920 - ۱۳۳۹ ہجری
MARKAZ-E-AHLE SUNNAT
BAREILLY SHAREEF, U.P. INDIA

کیا قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔؟

کیا قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے : المستفتی غلام مصطفیٰ رضوی بھروچ ۔

الجــــــواب: بعون اللہ الملک الوھاب وھوالھادی الی الصواب: صورت مذکورہ مسئولہ میں چار صورتیں نکلتی ہیں (۱) بے ارادہ تھوڑا قے ہوجانا (۲) بے ارادہ بھر منہ قے کا ہوجانا (۳) جان بوجھ کر قے کرنا مگر قے کا بھر منہ نہ ہونا (۴) جان بوجھ کر قے کرنا اور قے کا بھر منہ ہونا۔

مذکورہ بالا دوصورتوں میں صرف قے ہوجانے سے چاہے بھر منہ ہو یا بھر منہ نہ ہومطلقا بالاجماع روزہ فاسد نہیں ہوگا یعنی روزہ نہیں ٹوٹے گا اس صورت میں اگر قے حلق کی جانب لوٹ بھی جائے اور حلق کے نیچے اتر بھی جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر بھر منہ قے نہیں تھا اور حلق کی جانب کے نیچے اتار لیا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر قے بھر منہ ہو اور حلق کی جانب لوٹا لیا اور چنے کے ایک دانے کے برابر بھی حلق کے نیچے اتر گیا تو اس صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا یعنی ٹوٹ جائے گا۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ جان بوجھ کر قے کیا اس صورت میں اگر روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقا بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر روزہ دار ہونا یاد نہیں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور یہ بھی اس صورت میں ہے جب کہ وہ قے کھانا' صفرا (یعنی کڑوا پانی) یا خون کا ہو اگر بلغم کی قے ہو تو مطلقا روزہ نہیں ٹوٹے گا (الفتاوی الھندیہ کتاب الصوم الباب الرابع فیما یفسد و مالا یفسد ج۱/۲۰۴) حلق کی جانب لوٹے یا نہ لوٹے یا لوٹائے یا نہ لوٹائے اس سے کوئی مطلب نہیں۔

تیسری صورت یہ ہے کہ قصدا قے کرے مگر قے بھر منہ سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ حلق کی جانب لوٹے اور حلق سے نیچے اتر جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ حلق کی جانب لوٹائے اور حلق

سے نیچے اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ۔

احادیث میں ہے : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :ان الصائم من ذرعه القيي فليس عليه قضاء ومن استقاء عمدا فليقض وبه يقول سفيان الثوری والشافعي و احمدواسحاق (ترمذی، السنن، ابواب الصوم، باب ما جاء فيمن استقاء عمداً / ۷۲۰)۔

جس شخص کو (حالت روزہ میں) ازخود قے آجائے تو اس پر قضاء نہیں اور (اگر) جان بوجھ کر قے کی تو وہ (اس روزہ کی) قضاء کرے اور یہی ابوسفیان ثوری' شافعی' احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں : جو شخص روزے کی حالت میں جان بوجھ کر قے (یعنی الٹی) کرے تو اس پر (اس روزے کی) قضا لازم ہے اور جسے بے اختیار قے آجائے تو اس پر کوئی قضا نہیں ہے (مؤطا امام مالک ج۱/۳۰۴ ح ۶۷۵ وسندہ صحیح)۔ایک اور روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ "من ذرعه القئی فلا قضاء عليه ومن استقاء فعليه القضاء (السنن الكبری للبیهقی ج ٤ /٢١٩ و سنده حسن)۔جو شخص روزے کی حالت میں جان بوجھ کر قے (یعنی الٹی) کرے تو اس پر (اس روزے کی) قضا لازم ہے اور جسے بے اختیار قے آجائے تو اس پر کوئی قضا نہیں ہے۔

ابن المنذر رنے اس مسئلہ پر تمام علماء کا اجماع نقل فرمایا ہے اور حسن بصری کا اس کے خلاف قول ہے (کتاب الاجماع ۱۵/ فقرہ ۱۲۵) لیکن ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ حسن بصری کا قول اجماع کے خلاف صحیح سند سے ثابت نہیں ہے بلکہ صحیح سند کے ساتھ اجماع کے مطابق ہی حسن بصری کا قول ثابت و متحقق ہے جیسا کہ امام حسن بصری نے فرمایا ہے کہ جب روزہ دار کو بے اختیار قے آجائے تو روزہ نہ توڑے اور اگر جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا (مصنف ابن أبی شیبہ ج ۳/ ۳۸ ح ۹۱۹۰ وسندہ صحیح)

۔**ہدایہ میں ہے:** فان ذرعه القئی لم یفطر لقوله صلی الله علیه وسلم من قاء فلاقضاء علیه ومن استقاء عامدافعلیه القضاء(ہدایه ج ۱۹۸/۱ کتاب الصوم)۔
اگر کسی کو بلا قصد قے ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کے باعث کہ جس شخص کو بلا ارادہ قے ہوا اس پر قضاء نہیں ہے اور جس شخص نے جان بوجھ کر قے کیا اس پر قضا ہے۔
درمختار میں ہے: وان استقاء ای طلب القئی عامدا ای متذکرا لصومه ان کان ملئی الفم فسد بالاجماع مطلقا (درمختار علی الشامیة ج ۱۵۲/۲ کتاب الصوم) ۔اگر جان بوجھ کر بھر منہ قے کرے اور روزہ رکھنا یاد ہو تو بالاجماع مطلقا روزہ فاسد ہوگا یعنی روزہ ٹوٹ جائے گا

کذافی الدرالمختار: وإن ذرعه القئی وخرج ولم یعد لا یفطر مطلقاً ملأ أو لا، فإن عاد بلا صنعه ولو ہو ملأ الفم مع تذکره للصوم لا یفسد، خلافاً للثانی، وإن أعاده أفطر إجماعًا إن ملأ الفم وإلا لا، ہوالمختار۔ وإن استقاء ای طلب القیی عامداً ای متذکرًا لصومه إن کان مِلئی الفم فسد بالإجماع مطلقًا، وإن اقل لا، عند الثانی وہو الصحیح۔ لکن ظاہر الروایة کقول محمد إنه یفسد کما فی الفتح عن الکافی "(کتاب الصوم / باب ما یفسد الصوم وما لایفسده ج ۳ /۳۹۳/۳۹۲ زکریا مراقی الفلاح باب فی بیان مالا یفسد الصوم /۳۶۲ /ہدایه ج ۱۹۸/۱ /البحر الرائق ج ۲۷٤/۲) ۔اور اگر بے اختیار قے ہوا اور باہر آیا اور نہیں لوٹایا تو وہ مطلقا روزہ نہیں توڑے گا بھر منہ ہو یا نہ ہوا اور اگر بغیر ارادہ لوٹے اور بھر منہ قے ہوا اور روزہ رکھنا بھی یاد ہو تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا (یہ قول امام محمد کا ہے) خلافا للثانی (یعنی روزہ فاسد ہوگا اور یہ امام یوسف کا قول ہے) اگر قے کو لوٹایا جب کہ وہ بھر منہ ہو تو بالاجماع روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں (یعنی بھر منہ قے نہ ہو تو

لوٹانے پر بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا) اور یہی مختار ہے اور اگر جان بوجھ کر قے کی اور روزے سے ہونا یاد ہے اگر بھر منہ ہو تو بالاجماع مطلقا روزہ فاسد ہوگا اور اگر (بھر منہ سے) کم ہو تو نہیں ثانی کے نزدیک (یعنی روزہ فاسد نہیں ہوگا اور یہ امام یوسف کا قول ہے) اور یہی صحیح ہے لیکن امام محمد سے ظواہر الروایہ یہ مروی ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ کافی سے فتح میں منقول ہے۔

فتح القدیر میں ہے : وان استقاء عمدا وخرج ان كان ملأ الفم فسد صومه بالاجماع و ان كان اقل من ملأ فمه افطر عند محمد ولا يفطر عند ابى يوسف وهو المختار عند بعضهم لكن ظواهر الرواية كقول محمد وذكره الكافى (فتح القدیر ج۲/۳۶۰ دارالفکر بیروت)۔

اور اگر قصدا قے کی اور وہ باہر آیا اگر منہ بھر ہو تو اس کا روزہ بالاجماع فاسد ہوگا اور اگر منہ بھر سے کم ہو تو روزہ امام محمد کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا اور بعض فقہاء کے نزدیک یہی قول مختار ہے لیکن ظواہر الروایہ امام محمد کا قول ہے جس کا ذکر کافی نے کیا ہے۔ منہ بھر قے کے معنی یہ ہے کہ اسے بلا تکلف نہ روکا جاسکے (عالمگیری ج۱/۲۰۳) والله تعالىٰ اعلم و رسوله الاكرم صلى الله عليه و سلم ۔

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

(خلیفئہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دارالافتاء و القضاء وسرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفی ہاسپیٹ وجے نگر –وڈو– کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ولاء روڈ سنتے پیٹ و ناظم نشرو اشاعت آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ کرناٹك الهند)

KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP

Khidmat e deen whatsapp group ke naam se ek group ka wajood e amal me aaya hai jisme Asri uloom ke sath sath deen o millat ka dard rakhne wale kuch noujawanan e Ahle Sunnat shamil hain jinhone deeni ishaat o tarweez ka beda uthaya hai aur iske zariye doosre padhe likhe noujawan tabke ko baidar karne ki niyyat bhi rakhte hain aur ek tareekh saaz karhaye numaya anjaam dena chahte hain taake aane wali naslein unhe yaad rakhein yeh Hazraat apna apna paisa laga kar kitab chapwane aur use awaam me taqseem karne ka Ahsan o Ajmal irada aur azm e musammum le kar maidan me utre hain bila shak o shuba yeh ek azeem bunyadi deeni kaam hai jis ki jitni tareef ki jaaye kam hai rabb e qadeer ba Tufail Nabi e Kareem Salallahu alaihi wasallam unke Gulshan e hayat ko khoob khoob sairyaabi aata farmaye mazeed tarakiyyan de aur sehat o tandroosti ke sath hayat ke har shobe ko Marg zaar o lalazaar banade daraiyeen ki sadatoon se zindagi ko ibaraat karde aur inn logon ki deeni khidmat ko qubooliyat ka darja aata farma kar unhe daayimi falaah se himkinar kar de aur Jin niyytaon se apna sarmaya laga rahe hain woh muraad poori farma de khana aur ahle khana ko aman o sukoon chain o iqrar aur apsi mail o muhabbat ki nooraniyat se mamoor farmade.

Note: Noujawan e Ahle sunnat se guzarish hai ke kaseer se kaseer tadad me iss group me shirkat farma kar uss mission ko taqwiyat bakshe. Ameen bijahi Sayyid ul Mursaleen Salallahu alaihi wasallam.

Khalifa E Huzoor Tajush'shariah Wa Huzoor Muhaddis E Kabeer Mufti E Aazam Karnataka Huzoor Almas E Millat Hazrat Allama Wa Moulana Mufti

MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI

sahab qibla Maddazillahul Aali Wan'noorani
Sarparst Aala Jamat Raza E Mustafa Branch Hospet (Karnataka, India)